بسم اللہ الرحمن الرحیم

ششماہی علوم القرآن، علی گڑھ، ۳۰/۲ جولائی - دسمبر ۲۰۱۵ء

اداریہ

اشتیاق احمد ظلی

۱۹۸۵ء میں ادارہ علوم القرآن کی بنیاد پڑی اور اسی سال کے آخر میں مجلّہ علوم القرآن کا پہلا شمارہ منظر عام پر آیا۔ چنانچہ ادارہ کی تاسیس اور مجلّہ کے اجراء پر کم وبیش ۳۱ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ مجلّہ علوم القرآن جیسے رسالہ کے لیے جس میں عوامی دلچسپی کا کوئی سامان نہیں ہوتا، یہ یقیناً ایک طویل مدت ہے اور اتنے دنوں تک اس کا شائع ہوتے رہنا ایک اہم واقعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب ہم ان افرادی اور مادی وسائل کو دیکھتے ہیں جو ہماری دست رس میں رہے ہیں اور اس اعتبار واعتماد کو دیکھتے ہیں جو مجلّہ کو آج علمی دنیا میں حاصل ہے تو احساس تشکر سے بے اختیار سر بارگاہِ رب العزت میں جھک جاتا ہے جس نے اپنے فضل عمیم سے اپنے چند بے مایہ بندوں کو یہ توفیق بخشی کہ کتاب عزیز کی یہ حقیر خدمت انجام دے سکیں۔ اس کے بے پایاں کرم سے بعید نہیں کہ اسے اس کی بارگاہ قدس میں شرف قبول حاصل ہو اور یہ ادارہ کے خادموں کے لیے توشہ آخرت بن جائے۔

جب ہم پیچھے مڑکر دیکھتے ہیں تو تشکر، حیرت اور مسرت کی ایک عجیب کیفیت سے دوچار ہوتے ہیں۔ ۳۱ سال پہلے جب مدرستہ الاصلاح کے چند فارغین نے، جن میں سے بیشتر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے وابستہ تھے، اپنی مادر درس گاہ کے مشن کو تقویت پہنچانے اور آگے بڑھانے کے مقصد سے قرآنی علوم اور تعلیمات کی توسیع واشاعت کے لیے ایک ادارہ کی تاسیس اور ایک ششماہی اختصاصی مجلّہ کی اشاعت کا فیصلہ کیا تو وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کتاب عزیز کی نسبت سے کی جانے والی اس حقیر کوشش میں اپنے بے پایاں فضل وکرم سے اتنی

برکت عطا فرمائے گا۔ جس بے سروسامانی اور بے بضاعتی کے عالم میں یہ کام شروع کیا گیا تھا اس کو دیکھتے ہوئے تو یہ خیال بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ وہ اس منزل تک پہنچنے میں کامیاب ہو گا۔ بلاشبہ یہ صرف اور صرف کتاب اللہ سے نسبت کی برکت ہے کہ سخت مسائل اور مشکلات کے باوجود وہ نہ صرف اپنا وجود قائم رکھنے میں کامیاب رہا ہے بلکہ اس نے ترقی کی کئی منزلیں بھی طے کی ہیں۔ اس طویل سفر میں کئی عزیز ساتھی ہم سے بچھڑ گئے۔ بعض تو بارگاہ رب العزت میں حاضر ہو گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بیش از بیش ان کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔ کئی اپنی ضرورتوں یا حالات کے جبر کی وجہ سے مختلف جگہوں پر بکھر گئے، کچھ نئے ساتھیوں کی رفاقت نصیب ہوئی۔ سست روی ہی سے سہی قافلہ منزل مراد کی طرف گام زن ہے۔

اس وقت جب کہ سن ۲۰۱٦ء تیزی سے اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہا ہے ہم آپ کی خدمت میں ۲۰۱۵ء کا دوسرا شمارہ لے کر حاضر ہو رہے ہیں۔ مجلّہ کی اکتیس سالہ زندگی میں ایسا کئی بار ہوا ہے جب وہ وقت سے پیچھے رہ گیا ہے۔ اس کے اسباب مختلف اور متعدد ہیں۔ ہماری اپنی کوتاہیوں اور کمیوں کے علاوہ کئی اسباب ایسے ہیں جن پر ہمارا قابو نہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم مجلّہ کے موضوع اختصاص پر معیاری مقالات کی فراہمی کا مسئلہ ہے۔ بالکل ابتدا میں مجلّہ کے لیے جو معیار مقرر کیا گیا تھا، برابر کوشش یہی رہی ہے کہ اس پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ اس وجہ سے کئی بار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مجلّہ کا وقت پر شائع کرنا ممکن نہیں رہتا۔ اگر اہل علم کے تعاون سے یہ مشکل دور ہو جائے تو پھر یہ کام اتنا مشکل نہ رہ جائے۔ اللہ کی مدد شامل حال رہی تو اب یہ پختہ ارادہ ہے کہ اگلے چند مہینوں میں اس صورت حال پر قابو پالیا جائے گا اور ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ آئندہ مجلّہ وقت کی پابندی کے ساتھ نکلتا رہے۔ اس سلسلہ میں اہل علم سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ مجلّہ کے موضوع اختصاص سے متعلق کسی بھی پہلو پر علمی اور تحقیقی مقالات کا استقبال کیا جائے گا۔ دور حاضر کے سنگین مسائل کے تناظر میں قرآن مجید جو رہنمائی فراہم کرتا ہے اسے ہم دنیا کے سامنے پیش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ آج کی دکھی دنیا

کے مسائل کا حل اور اس کے درد کا درماں صرف اور صرف قرآنی تعلیمات کے ذریعہ ممکن ہے۔ اس نقطہ نظر سے قرآنی تعلیمات کے مطالعہ اور اس کے نتائج کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی خاص طور سے بہت ضروری ہے۔

ادارہ علوم القرآن کی تاسیس کے وقت عمومی عطیات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی اور نہ اس کے لیے کوئی مہم چلائی گئی تھی۔ اس کی ابتدا اساسی اراکین کے عطیات سے کی گئی تھی۔ بعد میں بھی مشکلات کے باوجود عام چندہ کا راستہ اختیار نہیں کیا گیا۔ البتہ بعض اہل خیر جن کو قرآنی علوم کی خدمت اور ان کی توسیع واشاعت سے دلچسپی رہی ہے اس کام میں از خود شریک ہوتے رہے ہیں اور ان کے گراں قدر تعاون سے ادارہ کی تعمیر و ترقی اور اس کے مقاصد کی توسیع میں بہت مدد ملتی رہی ہے۔ یہ حضرات یہ کام خالصۃً لوجہ اللہ کرتے رہے ہیں اور کبھی تشہیر کے طالب نہیں ہوئے لیکن احسان شناسی کا تقاضا ہے کہ آئندہ آنے والوں کے لیے اس کی تفصیل محفوظ کر دی جائے، **من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ** کا بھی تقاضا ہے کہ اپنے محسنین کا شکریہ ادا کیا جائے۔ مزید براں اداروں کی تاریخ میں اس طرح کی معلومات کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ اگر یہ ریکارڈ نہ ہوں اور کوئی بتانے والا موجود نہ ہو تو ان کی تاریخ پر کام کرنے والوں کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تاریخ کے ایک طالب علم کی حیثیت سے راقم حروف کو اس ضرورت کا پورا اندازہ ہے۔

ادارہ علوم القرآن کا آفس ابتداء میں کچھ دنوں غنی مینشن، سرسید نگر میں رہا، جہاں ادارہ کے پہلے سکریٹری مولانا سلطان احمد صاحب اصلاحی مرحوم ان دنوں رہائش پذیر تھے۔ اس کے بعد کچھ دنوں نیو سرسید نگر میں افضل اخلاق صاحب کے مکان کے ایک کمرہ میں رہا۔ جب سرسید نگر میں ادارہ کے رکن اساسی اور موجودہ سکریٹری پروفیسر عبدالعظیم اصلاحی صاحب کا مکان تعمیر ہو گیا تو انہوں نے اس میں دو کمرے ادارہ کے لیے مختص کر دیے۔ ایک کمرہ میں ادارہ کی لائبریری کی ابتدا کی گئی اور دوسرے میں آفس قائم کیا گیا۔ ایک لمبی مدت تک ادارہ ان کا مہمان رہا۔ بعد میں خاص طور پر لائبریری کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے تحت ادارہ کے لیے

ایک مستقل عمارت کی ضرورت شدت اختیار کرتی چلی گئی۔شبلی باغ میں ادارہ کا ایک کا پلاٹ موجود تھا جسے پروفیسر عبدالعظیم اصلاحی صاحب نے وقف کیا تھا لیکن ضروری وسائل کے فقدان کی وجہ سے اس پر تعمیر کی نوبت نہیں آرہی تھی۔انہی دنوں میرا شکاگو جانا ہوا اور وہاں ڈاکٹر خورشید ملک صاحب سے ملاقات ہوئی۔ڈاکٹر صاحب کو ملی کاموں سے ہمیشہ بہت دلچسپی رہی ہے۔وطن عزیز میں مسلمانوں کے درمیان تعلیم کی توسیع واشاعت اور ترویج کے میدان میں وہ ایک مدت سے بڑی اہم خدمت انجام دے رہے ہیں۔ان کی دلچسپی اور ہمت افزائی سے ادارہ کی زمین پر تعمیر کا کام شروع کیا گیا اور اب اللہ کے فضل سے ادارہ کے پاس ایک چھوٹی سی خوبصورت عمارت ہے جس میں اس کی لائبریری اور آفس ہے۔ لائبریری ہال میں اتنی جگہ ہے کہ ادارہ کا سالانہ سیمینار اور اس نوعیت کے دوسرے پروگرام یہیں منعقد کیے جاتے ہیں۔اس عمارت پر آنے والے اخراجات کا بڑا حصہ ڈاکٹر صاحب کے عطیات سے پورا ہوا۔ہماری دعا ہے کہ ان کی مساعی جمیلہ کو بارگاہ رب العزت میں شرف قبول حاصل ہو۔ادارہ کی ضرورتوں کے تحت اب موجودہ عمارت ناکافی محسوس ہورہی تھی،اس لیے اس کے اوپر دوسری منزل کی تعمیر کا کام شروع کردیا گیا ہے۔اس میں اہل خیر کے تعاون کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

جناب محمد منیر خاں صاحب کا تعلق کرناٹک سے ہے۔ملازمت کے سلسلہ میں ایک مدت سے مسقط میں مقیم رہے ہیں اور عمان کے مشہور تجارتی گھرانے الزواوی گروپ میں مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ان کو دینی خدمات اور قرآنی علوم کی توسیع واشاعت سے بڑا شغف رہا ہے۔قریب دس سال پہلے ان کو ادارہ اور اس کے کام سے آگاہی ہوئی۔تعارف کا ذریعہ یونیورسٹی میں میرے ایک ہم عصر،کرم فرما اور شعبہ انگریزی کے سابق استاد جناب ہمایوں ظفر زیدی مرحوم تھے جو ان دنوں ملازمت کے سلسلہ میں مسقط میں مقیم تھے۔اس وقت سے اِس سال ملازمت سے ریٹائرمنٹ تک ان کا نہایت گراں قدر تعاون برابر ادارہ کو حاصل رہا۔دراصل ادارہ کے کئی پروگرام جو اب ادارہ کی شناخت بن چکے ہیں،انہی کی پہل اور تعاون سے شروع کیے گئے۔قرآنیات کے موضوع پر سیمینار کا اہتمام ابتدا ہی سے

ادارہ کے پروگرام میں شامل رہا ہے لیکن اس سے پہلے صرف ایک سیمینار کا انعقاد ہوسکا تھا ۔منیر صاحب کے تعاون سے یہ سلسلہ مستقل طور پر قائم ہوگیا اور سالانہ سیمینار ادارہ کی پہچان بن گیا۔اس کے پورے اخراجات ان کے ذمہ تھے۔اس کے علاوہ مقالاتِ سیمینار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی انہوں نے ہی لے رکھی تھی ۔ مدارس ، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ کے اندر قرآن مجید پر غور وفکر کے رجحان کو تقویت پہنچانے کے مقصد سے قرآنی موضوعات پر مقالہ نویسی کے مسابقہ کا پروگرام ان کی تجویز اور تعاون سے شروع کیا گیا اور اس میں کامیاب ہونے والے طلبہ کے لیے معقول انعامات کا بندوبست کیا گیا۔ابتدا میں طلبہ کے ساتھ مسلم اور غیر مسلم اسکالرز کے لیے الگ الگ تین سطحوں پر یہ مقابلے کرائے جاتے تھے لیکن آخر الذکر دو سطحوں پر یہ مسابقہ کچھ زیادہ کامیاب نہیں رہا، اس لیے اسے بند کر دیا گیا۔البتہ طلبہ کی سطح پر یہ پروگرام بہت کامیاب رہا ہے اور ملک کے طول وعرض سے طلبہ کی ایک بڑی تعداد اس میں حصہ لیتی ہے۔اس پر آنے والے اخراجات کو وہی برداشت کرتے تھے۔اس کے علاوہ ایک رفیق کی ذمہ داری بھی انہوں نے لے رکھی تھی۔ یہ سب پروگرام برسوں ان کے فراخ دلانہ تعاون سے نہایت کامیابی سے چلتے رہے۔اس طرح ادارہ کی تعمیر وترقی میں ان کا کردار غیر معمولی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ کتاب اللہ کی نسبت سے ان کی ان گرانمایہ خدمات کو بارگاہ رب العزت میں شرف قبول حاصل ہو۔ اِس سال انہوں نے ملازمت سے ریٹائرمنٹ لے لیا، اس لیے آئندہ ان ذمہ داریوں کو نباہنا ان کے لیے ممکن نہیں رہا۔ اس کے باوجود سیمینار کے مقالات کی اشاعت کی ذمہ داری انہوں نے ابھی تک لے رکھی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہ سب پروگرام جو ان کے تعاون سے انجام پاتے تھے، آئندہ بھی چلتے رہیں۔ چنانچہ اگلا سیمینار مدرسۃ الاصلاح کے تعاون سے کیا جائے گا اور مدرسہ ہی پر منعقد ہوگا۔ مسابقہ کا بھی اہتمام کیا جارہا ہے۔ دعا ہے کہ یہ سلسلہ قائم وباقی رہے۔ ان منصوبوں کو جاری رکھنے کے سلسلہ میں اہل خیر کا تعاون شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

ابتدا ہی سے ایک اچھی لائبریری کا قیام ادارہ کے مقاصد میں شامل رہا ہے۔ لائبریری کسی بھی علمی اور تحقیقی ادارہ کی ناگزیر ضرورت ہے اور اس کے بغیر کسی اچھے علمی ادارہ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ کے فضل وکرم سے وسائل کی شدید کمی کے باوجود لائبریری میں ضروری کتابوں کا ایک اچھا ذخیرہ فراہم ہوگیا ہے۔ چنانچہ یونیورسٹی کی عظیم الشان لائبریری کے باوجود قرآنی موضوعات پر کام کرنے والوں کے لیے ادارہ علوم القرآن کی لائبریری سے استفادہ ناگزیر سا ہوگیا ہے۔ گذشتہ دنوں ادارہ کے ایک پرانے قدردان نے لائبریری کو قریب چار ہزار کتابوں کا گراں قدر تحفہ دیا جو اسلامیات کے تقریباً تمام بنیادی موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں۔ جناب تسنیم اختر صاحب مالیرکوٹلہ کے رہنے والے ایک علم دوست اور صاحب ذوق شخصیت ہیں۔ انہیں کتابوں سے بڑا شغف رہا ہے اور انہوں نے بڑے شوق سے ایک اچھی لائبریری بنائی تھی اور صرفِ کثیر سے کتابوں کا ایک اچھا ذخیرہ فراہم کیا تھا۔ ادارہ سے ان کا تعلق بالکل ابتدا سے رہا ہے۔ مجلّہ کے بڑے قدرداں ہیں اور بڑی بے قراری سے اس کا انتظار کرتے ہیں۔ ادارہ سے اسی تعلق کے باعث جو لائبریری انہوں نے مدۃ العمر کی کاوش اور شوق سے قائم کی تھی اسے انہوں نے ادارہ کو نذر کردیا تا کہ زیادہ سے زیادہ تشنگانِ علم اس سے مستفید ہوسکیں۔ اس گراں قدر عطیہ سے نہ صرف لائبریری کی موجودات بہت بڑھ گئی ہیں بلکہ ان کی قدر و قیمت میں بھی بہت اضافہ ہوا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ ان کا یہ گراں قدر عطیہ بارگاہِ ایزدی میں مقبول ہو اور اس صدقہ جاریہ سے ان کو برابر فیض پہنچتا رہے۔